الفضل اللہ یؤتیہ من یشاء

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

فی پرچہ ۱؎

سالانہ قیمت پیشگی ۶؎

مشتہری سہ ماہی ۲؎

ترسیل زر محض بنام مینیجر الفضل ہو

غلام نبی

جماعت احمدیہ کا سلسلہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

جلد ۱۵ | مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۷ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۳۴۶ھ | نمبر ۶

اخبار کے متعلق ضروری اعلان

گزشتہ پرچہ میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ الفضل عارضی طور پر روزانہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے پوسٹ ماسٹر صاحب سے بذریعہ تار اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو حاصل نہیں ہو سکی۔ اور اس کے لئے کئی دن انتظار کرنا پڑیگا اس وجہ سے خریداروں کو باقاعدہ طور پر روزانہ پرچہ نہیں بھیجا جا سکے گا۔ البتہ ایجنسیوں کو روزانہ پرچے بھیجدیئے جایا کریں گے۔ احباب ان کی اشاعت کے لئے خاص طور پر کوشش کریں۔ اور خریدار اصحاب کی خدمت میں اخبار کی اشاعت کی مستقل تاریخوں تک جتنے پرچے چھپینگے۔ اکٹھے بھیجدیئے جائیں گے۔ یا جو غیر معمولی پرچہ نکل سکا۔ وہ بھیج دینگے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

مسلمانو! اپنی بیواؤں اور یتیموں کی فکر کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے)

شدھی کا زور جب سے شروع ہوا ہے۔ ہندو صاحبان کی طرف سے مختلف سٹیشنوں پر آدمی مقرر ہیں۔ جو عورتوں اور بچوں کو جو کسی بدقسمتی کی وجہ سے علیحدہ سفر کر رہے ہوں بہکا کر لے جاتے ہیں۔ اور انہیں شدھ کر لیتے ہیں۔ اس قسم کی متواتر رپورٹیں میرے پاس آئی ہیں۔ اور ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روزانہ پندرہ بیس واقعات اس قسم کے ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ اندازہ صحیح ہے۔ تو قریباً پانچ چھ ہزار مسلمان ہر سال اس طریق سے ہندو بنا لیا جاتا ہے۔ یہ اتنی بڑی تعداد ہے۔ کہ مسلمانوں کو بہت جلد اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ مشکل یہ ہے کہ یہ کارروائی ریل میں کی جاتی ہے۔ اس لئے

اس کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے۔ مجھے ایک عورت نے جو نو مسلمہ ہے۔ اور صوبہ بہار کی طرف کی رہنے والی ہے۔ بتایا کہ جب وہ اپنے ہندو رشتہ داروں سے مل کر واپس قادیان آ رہی تھی تو ایک ہندو عورت نے اسے پھسلانا شروع کیا۔ کہ لکھنؤ بڑی اچھی جگہ ہے۔ وہاں میرے ساتھ چلو میں سب انتظام کرا دوں گی۔ رہنے کا بھی انتظام کرا دوں گی۔ لیکن یہ نو مسلمہ باوجود بالکل ان پڑھ ہونے کے اس کے قابو نہ آئی۔ اور اس نے بتایا۔ کہ اس ہندو عورت نے اس قدر اصرار کیا کہ مجھے اسے جھڑک کر اپنا پیچھا چھڑانا پڑا۔

شاید اس ہندو عورت کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ اس وقت وہ نو مسلمہ اپنے ہندو بھائی کی بیٹی اس کی اجازت سے اپنے ساتھ لا رہی تھی۔ کہ اسے بھی مسلمان بنائے۔ چنانچہ اب وہ لڑکی قرآن کریم پڑھ رہی ہے۔ اگر اسے یہ بات معلوم ہوتی۔ تو شاید وہ ہندو عورت اور بھی شور کرتی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور نو مسلمہ خیر و عافیت سے لڑکی کو لیکر قادیان پہنچ گئی۔ اسی طرح کے متعدد واقعات مجھے معلوم ہوئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عموماً بیوہ عورتوں لاوارث بچوں۔ یا ایسی عورتوں کو جو اپنے خاوندوں سے ناراض ہوں۔ ہندو صاحبان بہکا کر ہندو بنا لیتے ہیں۔

میرے نزدیک چھوٹے بچوں کو ان کے والدین کی مرضی کے بغیر اس طرح قبضہ میں کر لینا یا لاوارث بچوں کو دھوکے سے لے جانا شرافت کے خلاف ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس قسم کے رویہ سے شریف ہندو اپنی قوم کے پرجوش لوگوں کو روک دینگے۔ اس وقت تک ہمارا اپنا رویہ یہ ہے۔ کہ نابالغ بچہ مسلمان ہونے کے لئے آئے۔ تو اسے بھی ہدایت کرتے ہیں۔ کہ اپنے والدین سے پوچھ کر آئے۔ یا جوان ہو کر آئے۔ لیکن اگر ہندو صاحبان نے اپنا رویہ نہ بدلا۔ تو مجھے بھی اپنی جماعت کے لوگوں کو اجازت دینی پڑیگی۔ کہ جو انہیں مسلمان کرنے کے لئے کہے۔ خواہ وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسے مسلمان کر لیا کریں۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس نقص کو دور کرنے کے لئے مسلمان بھی خاص توجہ کریں گے۔ لاوارث عورتوں اور بچوں کے لئے ہر بڑے شہر میں ایک جگہ مقرر کرنی چاہیئے۔ جہاں انہیں رکھا جائے۔ مسلمانوں میں یتیم خانے تو کئی ہیں۔ لیکن ابتک بیواؤں اور مصیبت زدہ عورتوں کے رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ آئندہ ہر بڑے شہر میں اس کا انتظام ہونا چاہیئے۔ میں خصوصاً دہلی کے مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ دہلی کے سٹیشن سے قریباً روزانہ دو تین مسلمان عورتیں بہکائی جاتی ہیں۔ اگر وہ اس طرف توجہ کریں۔ اور خاص انتظام کے ماتحت ایسی بے ٹھکانہ عورتوں اور لاوارث بچوں کو لے جایا کریں۔ تو بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قطرہ قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ ایک ایک آدمی نکلنا شروع ہو تو بھی کچھ عرصہ میں ہزاروں تک تعداد پہنچ جاتی ہے۔ اور ان کی نسلوں کو مد نظر رکھا جائے۔ تو لاکھوں کروڑوں کا نقصان نظر آتا ہے۔ پس اس نقصان کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے۔

ان عورتوں کے اخراجات خود انہی کی مزدوری سے نکالے جا سکتے ہیں۔ اگر ان کے لئے بعض قسم کے کاموں کا انتظام کر دیا جائے۔ مثلاً سلائی کا جراب اور ازار بند۔ صابن بٹنے یا گوٹا وغیرہ بنانے کا۔ اس سے صنعت و حرفت میں بھی ترقی ہوگی۔ اور ایسی عورتوں کے لئے کام بھی نکل آئیگا۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد۔

سیالکوٹ میں محرم پر ہندو دکانداروں کا نقصان
احمدی علماء کے وعظوں کا اثر

ملاپ مورخہ ۶ جولائی میں ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ "دو میلہ سے چند روز پہلے چونکہ احمدی فرقہ کی طرف سے بذریعہ وعظ مسلمانوں کو مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ اہل ہنود دکانداروں سے سودا خرید نہ کریں۔ اس لئے اہل ہنود نے بہت کم دکانیں مٹھائی کی لگائیں۔ اور جنہوں نے لگائی بھی تھیں۔ وہاں سے بھی مسلمانوں کو سودا خریدنے سے روکا گیا۔ اس سے اہل ہنود دکانداروں میں بے چینی کے آثار پائے جاتے ہیں"

ہم مسلمانان سیالکوٹ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ انہوں نے غیرت کا کامل ثبوت دیا۔ اور ہندو صاحبان کو بتا دیا۔ کہ اگر وہ مسلمانوں کے ہاتھوں کا کھانے کے لئے تیار نہیں تو مسلمان بھی ویسے بے غیرت نہیں کہ ہندوؤں کے ہاتھوں کا کھائیں۔ اور چماروں سے بدتر سلوک کو برداشت کریں۔

ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ہندو مٹھائی فروشوں میں بے چینی کے آثار کیوں ہیں۔ وہ چھ سو سال سے اپنے بھائی مسلمانوں کو لوٹتے چلے آئے ہیں۔ اب ان کی باری آئی ہے۔ سو اس قدر بے چینی کا کیا سبب ہے۔ رسول کریم صلعم کی ہتک سے باز آ جائیں۔ ہمارے پکائے ہوئے کھانے کھانے شروع کر دیں۔ مسلمان بھی اسی دن اپنے رویہ کو بدل دینگے۔ مگر ان معمولی باتوں میں اپنا رویہ بدلنے سے پہلے کوئی امید نہ رکھیں۔ فی الحال ہم انہیں مشورہ دیتے ہیں۔ کہ اپنی سب کی سب بچی ہوئی مٹھائی راجپال اور ایڈیٹر ورتمان کو تحفۃً بھجوا دیں۔ اور کہلا بھیجیں۔ کہ یہ تمہاری زبان کا رس ہے۔

ڈاکٹر مونجے اور مالوی جی کا سبق

پھر ملاپ یہ بھی شکایت کرتا ہے۔ کہ احمدیوں نے خلاف ضابطہ کارروائی کی۔ کہ جو ہندو دکاندار سے سودا خریدنے لگتا اسے روک دیتے۔ اول تو یہ خبر غلط ہے۔ سب مسلمان اس کام میں شامل تھے۔ اور دکانوں پر کوئی سپاہی نہیں رکھا گیا تھا۔ بلکہ اجتماع میں آنے والے لوگوں کو دکانوں سے پرے ہٹ کر سمجھاتے تھے۔ صرف ایک واقعہ ایسا ہوا ہے۔ کہ بعض بچوں نے کسی سودا خریدنے والے کو روک دیا۔ گو وہ بچے احمدی نہ تھے۔ مگر چونکہ ملاپ نے قانون کو حرکت میں لانے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس لئے ہم شوق سے اس ذمہ داری کو اپنے اوپر لیتے ہیں۔ مگر اس کو یہ بتاتے ہیں کہ خلاف ضابطہ کارروائی کرنی دنیا کو ڈاکٹر مونجے اور مالوی جی نے سکھائی ہے۔ کلکتہ میں مجسٹریٹ کا آرڈر توڑ کر انہوں نے یہ سبق لوگوں کو پڑھایا ہے۔ کہ جہاں مرضی کے خلاف بات ہو۔ وہاں ضابطہ کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ ملاپ ڈاکٹر صاحب اور پنڈت صاحب کو جیل خانہ میں داخل کرا آئے۔ تو پھر احمدیوں کی نسبت پیچ و تاب کرے۔ مگر اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے ہم مذہبوں کو پُر امن طریق سے ان کے فرائض سمجھانا خلاف قانون نہیں۔ ایڈیٹر ملاپ ذرا بتائیں تو کہ اگر ان کا بھائی یا بیٹا کسی مسلمان کے پاس سے مٹھائی خرید رہا ہو۔ تو وہ اسے منع کریں گے۔ یا نہیں۔ اگر منع کریں گے۔ تو انہیں اپنے نامہ نگار کو عقل سکھانی چاہیئے۔

لاکھوں روپیہ مسلمانوں کا بچ گیا

اس محرم پر مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ بچ گیا ہے۔ اور مسلمان دکانداروں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ صرف سیالکوٹ میں پندرہ بیس ہزار روپیہ ہندوؤں کی جیب میں جانے سے محفوظ رہا ہے۔ اس ایک سبق سے مسلمان فائدہ اٹھائیں۔ اور آئندہ اور بھی شد و مد سے ہندوؤں سے چھوت چھات شروع کر دیں۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ مسلمان بھی آزادی کا سانس لینے لگیں۔

امید ہے۔ کہ ہر جگہ کے مسلمان چھوت چھات کے متعلق خاص توجہ دینگے۔ اور اس طرح بہت جلد اپنی اقتصادی حالت کی اصلاح کر لینگے۔

اسلامی حقوق کی حفاظت کے متعلق انگلستان میں جد و جہد

سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کی رائے کہ مسلمانوں سے بے انصافی برتی گئی ہے

لاہور کے فسادات کے معاً بعد حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے مبلغ لندن مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو چٹھی لکھی۔ کہ وہ حالات موجودہ سے انگلستان کے بااثر لوگوں کو واقف کریں۔ اور اسلامی حقوق سے جیسے بے انصافی برتی جاتی ہے۔ اس سے انہیں آگاہ کریں۔ اور اس وقت کی مصالح کے لحاظ سے کرپان کے متعلق وہاں کے بااثر لوگوں کو متوجہ کرنے کی ہدایت کی۔ کہ سکھوں کو کرپان رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن مسلمان اس اجازت سے محروم ہیں۔ بلکہ ایام بلوہ میں تو ان سے سونٹے بھی لے لئے گئے۔ مولوی صاحب نے اس ہدایت کے متعلق کام شروع کر دیا ہے۔ اور وہاں کی پہلی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ کہ لندن کے اعلیٰ طبقہ کو جب ان حالات سے واقفیت ہوتی ہے۔ تو وہ اظہار افسوس کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ سر اڈوائر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے مسلمانوں سے پوری ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ "واقعی یہ بے انصافی ہے۔ کہ سکھ تو کرپان لئے پھریں۔ اور مسلمانوں سے لاٹھی تک بھی چھین لی جائے"۔ ہر ہفتہ میں حالات موجودہ کے متعلق مولوی صاحب کو ہدایات بھجوائی جاتی ہیں۔ اور کوشش شروع ہے۔ کہ پارلیمنٹ کے بعض ممبروں کو اسلامی نقطۂ نگاہ سے اچھی طرح واقف کر کے ایک ایسی پارٹی پارلیمنٹ میں پیدا کر دی جائے۔ جو مسلمانانِ ہند کے حقوق کا خیال رکھا کرے۔ لیبر پارٹی جو ان مظالم سے ناواقف ہے۔ جو مسلمانوں پر ہو رہے ہیں۔ اور پورے طور پر ہندوؤں کی طرف مائل ہے۔ اس کے خیالات کو درست کرنے کی بھی کوشش جاری ہے۔ اور ایسے لیکچروں کی تجویز ہے۔ جن سے لیبر پارٹی کو بتایا جائے۔ کہ اس کے مقاصد کا مسلمانوں کے خیالات سے زیادہ اتحاد ہے۔ اور یہ کہ اسلام شروع سے مساواتِ انسانی کا علمبردار ہے۔ اور ہندو مت دوسری اقوام کو ابدی غلامی اور حقارت کی جگہ میں قید رکھنے کی تائید میں ہے۔

سب احباب جانتے ہیں۔ کہ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے اسلام کا کس قدر درد رکھتے ہیں۔ جب پچھلے سال مسٹر ہاپس لیڈر کرکٹ کھیلنے والوں کی تصویر کے مقابلہ میں اخبار سٹار نے رسول کریم صلعم کی تصویر کو ادنیٰ جگہ پر شائع کیا تھا۔ تو انہوں نے فوراً تمام اخبارات میں شور مچا دیا تھا۔ اور گورنمنٹ کے پاس زبردست پروٹسٹ کیا تھا۔ جس کا اثر یہ ہوا تھا۔ کہ گورنمنٹ نے فوراً اخبار کو متنبہ کیا تھا۔ اور اس نے معذرت شائع کی تھی۔ اسی طرح مولوی صاحب نے مسٹر ہاپس کو بھی خط لکھا تھا۔ کہ وہ خود اس تصویر پر اظہار نفرت کرے۔ اور انہوں نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اخبار کے اس فعل سے بیزاری کا اظہار کیا تھا۔ ایسے جوشیلے مبلغ کے ذریعہ سے امید کی جاتی ہے۔ کہ جلد انگلستان کی رائے جیسے ہندو لیڈر مسموم کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ درست ہو جانے کی۔ جو تازہ اطلاعات موصول ہونگی۔ ان سے پبلک کو آگاہ کیا جاتا رہیگا۔ یہ لکھنا بھی مناسب ہوگا۔ کہ سردار اقبال علی شاہ صاحب مشہور مضمون نگار جن کے مضمون ولایت کے اخبارات میں عزت کے ساتھ لئے جاتے ہیں۔ اور پچھلے سال حج کے متعلق تمام ہندوستان کے اخبارات میں بھی شائع کئے گئے تھے۔ اور جو ہماری جماعت میں شامل ہیں۔ وہ بھی اس کام میں پُرجوش حصہ لے رہے ہیں۔

خاکسار شیخ محمد نصیر الحق ایم۔ اے ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک انگریزی اخبار کی عجیب و غریب خبر

ایک انگریزی اخبار دی ٹرسن نیوز ۳ جون میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے:۔

"لاہور ہائیکورٹ نے ۶ ماہ قید اور دو ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ایک ہندو اردو اخبار "رنگیلا رسول" کے ایڈیٹر کو اس لئے دی ہے۔ کہ اس نے جسٹس دلیپ سنگھ کے ایک فیصلہ کے خلاف جو انہوں نے ایک دوسرے اخبار کے متعلق کیا تھا مضمون لکھ کر عدالت کی ہتک کی ہے۔

اسلامی حقوق پارلیمنٹ میں

احمدیہ مشنری کی کوششیں

مؤید اسلام پارلیمنٹری کمیٹی

جیسا کہ پہلے مضمون لکھا گیا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنے لندن کے مبلغ مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے کو ہدایت دی ہے۔ کہ کرپان کے متعلق پارلیمنٹ میں سوال اٹھایا جائے کہ کیوں مسلمانوں کو وہی حقوق نہیں دئے جاتے۔ اور کیوں دونوں قوموں میں فرق کیا جاتا ہے۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تین ممبران پارلیمنٹ کی اسلامی حقوق کے متعلق ہمدردی حاصل کر لی ہے۔ اور ایک ممبر نے لاہور کے متعلق ہماری پیش کردہ معلومات کے مطابق پارلیمنٹ میں سوال کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

اسی طرح کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ایک زبردست پارٹی پارلیمنٹ کے ممبران اور دوسرے بااثر انگریزوں کی بنائی جائے۔ جو اسلامی حقوق کی نگرانی پارلیمنٹ میں بھی کرے۔ اور انگلستان کی پبلک کی اس طرف متوجہ کرتی رہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ایک زبردست پارٹی کے بنانے میں مولوی عبد الرحیم صاحب درد اور اقبال علی شاہ صاحب احمدی مشہور مضمون نگار اور لیکچرار کامیاب ہو جائیں گے۔ سردار اقبال علی شاہ صاحب نے امام جماعت احمدیہ کو توجہ دلائی ہے کہ اس وقت ایک اسلامی وفد کا ولایت آنا نہایت ضروری ہے۔ تا نئے کمیشن کے آنے سے پہلے وہ انگریزوں کی رائے کو اسلامی حقوق کے متعلق درست کر سکے۔ انہوں نے سر عبد القادر، سر اقبال، سر ذوالفقار علی خان میں سے دو صاحبان اور دو احمدیوں پر مشتمل وفد کی تحریک کی ہے۔ اور اپنی خدمات ان لوگوں کی اعانت کے لئے پیش کی ہیں۔ سردار صاحب کی تجاویز عنقریب شائع کی جائینگی۔

فتح محمد سیال سیکرٹری صیغہ ترقی اسلام قادیان

درخواست دعا

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آجکل شملہ میں ہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک آپ کی صحت اچھی نہیں ہوئی۔ اور تین چار روز سے حرارت اور گلے کی بیماری کی زیادہ تکلیف ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل صحت بخشے۔ اور اپنے فضل و کرم

کیا مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا ہو گیا ہے

ابھی مسلمان اپنے مذہب اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے پورے طور پر بیدار بھی نہیں ہوئے۔ اور میدان عمل میں انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا کہ ہندو کہہ رہے ہیں۔ مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ بلکہ قدرتی موت مر رہا ہے۔ چنانچہ "ملاپ" ۱۶ جولائی کے الفاظ یہ ہیں "مسلمان بھائیوں نے پنجاب ہائی کورٹ کے ایک فیصلہ سے ناراض ہو کر جو ایجی ٹیشن پورے زوروں سے شروع کیا تھا۔ وہ اب آہستہ آہستہ اپنی قدرتی موت مر رہا ہے" ہر شہر ہر قصبہ اور ہر گاؤں کے مسلمانوں کو ۲۲ جولائی عظیم الشان جلسے منعقد کر کے ثابت کر دینا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کا اپنے حقوق کے متعلق جوش مر نہیں رہا۔ بلکہ اس میں تازہ بتازہ زندگی پیدا ہو رہی ہے۔ اور مسلمان انتظام اور ترکیب کے ساتھ اس سے کام لینا جانتے ہیں۔

دل کا پیمانہ

۲۲ جولائی اس بات کا فیصلہ کر دیگی۔ کہ مسلمان ہندوؤں کے مقابلہ میں میدان عمل میں کھڑے ہونے کے قابل ہیں یا نہیں اگر مسلمانوں نے نہ صرف اپنے ضروری مطالبات کے لئے متفقہ اور متحدہ آواز نہ اٹھائی۔ تو .... اگلا فقرہ کہتے ہوئے دل کانپتا ہے۔

جلسوں میں رکاوٹ ڈالنے کی کوئی وجہ نہیں

چونکہ ۲۲ جولائی کو ہر جگہ مسلمانوں کے جو جلسے ہوں گے۔ ان کی غرض گورنمنٹ کو مسلمانوں کے حقوق کی طرف شائستگی اور متانت سے توجہ دلانا اور گورنمنٹ قیام امن کے لئے جو کوشش کر رہی ہے۔ اس کے لئے اس کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔ اس لئے کسی سرکاری افسر کے لئے ان جلسوں میں رکاوٹ ڈالنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اگر کسی جگہ کسی قسم کی غلط فہمی ہو۔ تو اسے دور کر کے جلسہ منعقد کرنا چاہیئے۔

امسال کے احمدی حاجی

امسال ۲۱ احمدی عورتیں اور مرد حج بیت اللہ کے شرف سے مشرف ہوئے۔ جن میں سے ایک قادیان ایک لنڈن سے ۹ سیالکوٹ سے ۵ کامران سے ۵ جدہ سے آئے ہیں۔

خبریں

— سرحد پر جس خوفناک جنگ کا خطرہ سالہا سال سے لاحق ہو رہا تھا۔ اس کے امکانات اب بہت قریب نظر آتے ہیں۔ اخبار فارورڈ کلکتہ کو لنڈن سے ایک برقی پیغام موصول ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ ہندوستان میں ایک جرار لشکر کے تعین کی فکر میں ہے۔ جو ایک اشارہ میدان جنگ میں لایا جا سکے۔ اسی طرح پائینر۔ ڈیلی ہیرلڈ۔ اور نیو لیڈر بھی قریبی جنگ کے امکان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں۔

— رگبی ۱۳ جولائی۔ برطانیہ اور سلطان ابن سعود میں جو گفت و شنید متعلق معاہدہ ہو رہی تھی۔ وہ اب پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ معاہدہ مکمل ہو چکا ہے۔ تصدیق کے بعد شائع کر دیا جائے گا۔

— حضرت امام جماعت احمدیہ کی اپیل کے جواب میں انجمن خواتین احمدیہ امرتسر نے مسلم آؤٹ لک فنڈ کی پہلی قسط کے طور پر دس روپے روانہ کئے ہیں۔

— کتاب رنگیلا رسول اور فسادات لاہور کا تذکرہ عنقریب ہندوستان کے ایک ممبر پارلیمنٹ کی وساطت سے برٹش پارلیمنٹ میں بھی ہونے والا ہے۔ اس تحریک اور سعی کا سہرا مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے امام مسجد لنڈن واحمدی مبلغ کے سر ہے۔

— مسٹر پٹیل صدر جمعیت مقننہ ہند۔ (لیجسلیٹو اسمبلی) ملک معظم سے ملاقات کے وقت کھدر کا لباس اور گاندھی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔

— برطانیہ میں کثرت باراں کے سبب طوفان آگیا۔ تمام ملک میں بہت سا نقصان ہوا ہے۔

— لکھنؤ ۱۴ جولائی۔ سپیشل سشن جج نے کاکوری کے ضمنی مقدمہ سازش کے دو ملزموں میں سے اشفاق اللہ کو سزائے موت اور بخشی کو حبس دوام کی سزا دی۔

— راولپنڈی ۱۴ جولائی۔ مسلم کشمیری جلسہ زراعت کا اجلاس ۱۷ اکتوبر کو گوجر خان میں منعقد ہو گا جس میں کمشنر راولپنڈی ڈویژن اور ڈپٹی کمشنر راولپنڈی بھی رونق افروز ہوں گے۔

— ملتان میں ابھی ہڑتال جاری ہے۔ یوں تو امن ہی نظر آتا ہے۔ لیکن شہر کے باہر اکے دکے لوگوں پر حملے ہو رہے ہیں تقریباً یکصد ہندو گرفتار ہیں۔ ان میں سے ۱۱ ضمانت پر رہا کئے گئے ہیں۔ ملتان میں جو نہر چلتی تھی۔ وہ بند کر دی گئی ہے۔ تاکہ مقتولوں کو اس میں پھینکا نہ جا سکے۔ کرفیو آرڈر ۲۱ جولائی تک ہے۔

— لاہور ۱۵ جولائی۔ آج دس بجکر [illegible] منٹ پر رسالہ ورتمان کا مقدمہ مجلد دوسرے اور سکسپ [illegible] بنچ کے روبرو پیش ہوا [illegible] حسام الدین ایڈیٹر [illegible] [illegible]

(اشتہارات)

(اشتہار زیر آرڈر ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

بعدالت جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب پنجابی ای اے سب جج صاحب درجہ چہارم صدر شاہپور

دعویٰ دیوانی ۳۷۰

جمال ولد خدا یار ذات بافندہ سکنہ مڈھ تحصیل و ضلع شاہپور

بنام

مساۃ سرداراں زوجہ جمال ولد خدا یار و میاں احمد ولد غلام ذات بنگیانہ سکنہ احمد دالوک داخلی موضع کریانہ تحصیل و ضلع شاہپور۔

دعویٰ اعادہ حقوق زناشوئی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مساۃ سرداراں و میاں احمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مساۃ سرداراں و میاں احمد مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم مذکور بتاریخ ۲ [illegible] کو مقام شاہپور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ آج بتاریخ [illegible] کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

سب جج صاحب بہادر کی پرزور سفارش

"آپ کا عرق طحال اپنی دواؤں کی طرح استعمال کر چکا ہوں۔ میری بیوی اور بھائی نے بھی استعمال کیا تھا۔ تینوں چار دن میں اللہ کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا۔ اور پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی۔ واقعی آپکا عرق طحال تاپ تلی بڑھ طحال کے واسطے اکسیر ہے۔ اگر تمام پیٹ میں تلی پھیلی ہوئی ہو۔ تو صرف دو تین شیشیوں کے پینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ تلی بہت جلد سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے تاپ تلی کے مریض اگر تمام دوائیاں چھوڑ آپ کا عرق طحال استعمال کریں۔ تو اللہ کے فضل سے ان کو بالکل آرام ہو جائے گا۔ فقط آپ کا خیر خواہ۔ (شیخ) محمد حسین۔ سب جج چونیاں ضلع لاہور"

قیمت فی شیشی عہ (خرچ وی پی ۶) تین شیشی عا (خرچ وی پی ۸) چھ شیشی چھ روپے خرچ وی پی معاف۔

ملنے کا پتہ

حافظ غلام رسول وزیر آبادی یونانی میڈیکل ہال وزیر آباد پنجاب

مولوی عبداللطیف صاحب جہلمی کہاں ہیں؟

مولوی عبداللطیف جہلمی جو کہ مولوی برہان دین صاحب کے بیٹے ہیں مجھے ان سے ایک نہایت ضروری کام ہے۔ جو ان کے بھی فائدے کا ہے۔ وہ جہاں بھی ہوں اپنا پتہ دیں۔ یا اور جن دوستوں کو ان کا پتہ معلوم ہو خاکسار کو مطلع فرمائیں [illegible] سے خط و کتابت کی جائے [illegible] عبدالرحمن [illegible] معرفت [illegible]

(منشی عبدالرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان الفضل کے لئے قادیان سے شائع کیا)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

کہ کون سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ اور کون اترا تا ہے۔

مطلب یہ کہ ایسے لوگ تو فناہ ہو جاتے ہیں۔ دیکھنا کون فناہ ہوتا ہے۔

إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ۝ — ہم ان کے لئے اونٹنی مقرر کرینگے۔ آزمائش کے لئے۔ پس ان کے لئے انتظار کر۔ اور جو تکالیف دیتے ہیں۔ ان پر صبر کر۔

اللہ نے اونٹنی کو ثمود کے لئے نشان قرار دیا ہے۔ مفسرین نے کفار کے قصے لے کر عجیب عجیب معجزے بنائے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ جب انہوں نے انکار کیا۔ تو حضرت صالح ؑ نے ایک پہاڑی کے پاس جا کر دعا کی۔ اس پر پہاڑ کو حمل ہوا۔ اور اندر سے اونٹنی نکلی۔ جو خود حاملہ تھی۔ اس نے بچہ دیا۔ اور یہ نشان خدا نے ان کو دکھایا۔ مگر اس قسم کے نشانوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اور دوسرے مذاہب والوں نے اس سے بھی بڑھ بڑھ کر معجزے بنائے ہوئے ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت صالح ؑ اونٹنی پر سوار ہو کر تبلیغ کرنے کے لئے جایا کرتے تھے۔ خدا نے یہ نشان رکھا۔ کہ جو ان کی تبلیغ میں روک بنے گا۔ یعنی اونٹنی کو چھیڑے گا۔ اس کو سزا دی جائے گی۔ اس زمانہ میں یہ رواج تھا۔ کہ جو شخص طاقتور ہوتا اس کی طرف سے کوئی جانور چھوڑ دیا جاتا تھا۔ جسے کوئی مار نہ سکتا تھا۔ اسی طرح کا یہ نشان تھا۔

وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ۝ — اور ان کو خبر دیدے۔ کہ پانی ان کے اندر تقسیم کیا ہوا ہے۔ ہر ایک کے لئے پانی پلانے کی باری ہے۔ اس کے مطابق ہر ایک کو پانی پلانا چاہیئے۔

لوگ چونکہ پانی پلانے پر لڑ پڑتے تھے۔ اس لئے حضرت صالح ؑ اور ان کے ساتھیوں کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا گیا۔ اور ان کے مخالفین کے لئے دوسرا۔ تاکہ آپس میں لڑائی نہ ہو۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ — پس انہوں نے اپنے ساتھی کو پکارا۔ اس نے اونٹنی کو پکڑ کر اس کے پاؤں کاٹ ڈالے۔

پانی کی تقسیم کے متعلق فرمایا۔ اسے انہوں نے نہ مانا۔ اور اپنے بڑے کو بلایا۔ جس نے اونٹنی کو پکڑا۔ اور اس کے پاؤں کاٹ دیئے۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ — پس کیسا تھا میرا عذاب اور ڈرانا۔

جب انہوں نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ کر خدا کے نشان کی ہتک کی۔ تو ان پر عذاب آیا۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ۝ — ہم نے ان پر یک لخت عذاب بھیجا۔ پس وہ ہوگئے بھس کی طرح جو خوب روندا ہوا۔ یعنی باریک کیا ہوا ہو۔

یہ بات ہر شخص جانتا ہے۔ کہ باغ لگانے والے کے نزدیک باڑ مقصود نہیں ہوتی۔ بلکہ باغ مقصود ہوتا ہے۔ جو لوگ نبی کو مانتے ہیں۔ ان کی حیثیت باغ کی ہوتی ہے۔ اور جو نہیں مانتے۔ ان کی باڑ کی سی۔ کہ وہ لوگ نبی کے ماننے والوں کو فائدہ پہنچائیں۔ لیکن جب وہ نقصان پہنچانے لگیں۔ تو تباہ و برباد کر دیئے جاتے ہیں۔ یہی حال حضرت صالح ؑ کے مخالفوں کا ہوا۔

فرمایا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ — پہلوں سے یہ سلوک ہوتا رہا ہے۔ پھر ان کو کیوں نصیحت نہیں آتی۔ قرآن کی کونسی بات مشکل ہے۔ کہ یہ لوگ عمل نہیں کرسکتے۔ قرآن تو ایسا ہے۔ کہ اس پر ہر ایک عمل کرسکتا ہے۔ پھر کیا کوئی ہے جو عمل کرے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ — لوط کی قوم نے رسولوں کا انکار کیا۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ۝ — ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ برسایا۔ مگر آل لوط پر نہیں۔ ان کو سحر کے وقت نجات دی۔

نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ۝ — یہ ہم نے ان پر اپنی طرف سے انعام کیا۔ ہم اسی طرح ہر اس شخص کو نجات دیتے ہیں۔ جو شکر کرتا ہے

وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ۝ — اور بات یہ ہے۔ کہ جن پر عذاب آیا۔ لوط ؑ نے ان کو ہمارے عذاب سے ڈرایا تھا۔ مگر وہ ڈرانے والوں سے جھگڑا کرتے تھے۔

وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ — اور نہ صرف وہ لوط ؑ سے جھگڑا کرتے تھے۔ بلکہ آزادی سے رہنے نہ دیتے تھے۔ ان کو اس بات سے روکا کرتے تھے۔ کہ مسافروں کو اپنے گھر میں نہ لایا کرو۔ بائبل میں لکھا ہے۔ کہ حضرت لوط ؑ بہت مہمان نواز تھے۔ اور لوگوں کو اپنے ہاں لے آیا کرتے تھے۔ ان کے مخالفین اس پر لڑتے اور کہتے۔ تم اجنبیوں کو یہاں لا کر ہمیں تباہ کرنا چاہتے ہو۔ اس زمانہ میں لوگ حالات معلوم کرنے کے لئے ایک دوسرے کے علاقہ میں جاتے۔ اور پھر اپنی قوم سے حملہ کرا دیتے تھے۔ اسی خطرہ سے حضرت لوط ؑ کو وہ لوگ روکتے تھے۔

خداتعالیٰ فرماتا ہے۔

فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ — پس ہم نے ان کی آنکھیں مٹا دیں۔ اور ان سے کہا چکھو میرا عذاب اور میرا ڈرانا۔ یعنی وہ اتنا بھی دیکھتے کہ مہمان نوازی سے روکنا بہت بُرا فعل ہے۔ اسی وجہ سے ان پر عذاب آیا۔

وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝ — اور صبح کو ہی ان پر عذاب آگیا۔ اور ایسا عذاب آیا جو قائم رہنے والا تھا۔ چنانچہ اب تک اسکے نشان موجود ہیں۔

فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ۝ — ہم نے انہیں کہا۔ پس چکھو میرا عذاب اور ڈرانا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝ — اور قرآن کو تو ہم نے عمل کرنے والوں کے لئے نہایت آسان بنایا ہے۔ پھر کیا کوئی ہے۔ جو عمل کرے۔

رکوع سوئم

مورخہ ۲۵ جون ۱۹۲۷ء

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ۝ — اور ڈرانے والے فرعون کے پاس بھی گئے۔ مگر انہوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی۔ اس وجہ

ہم نے ان کو اس طرح پکڑا۔ جیسے غالب اور قدرت والی ہستی پکڑتی ہے۔

چونکہ مختلف قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ جن پر مختلف اقسام کے ذرائع اثر کرتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی انبیاء کے ذریعہ سے مختلف قسم کے نشانات دکھاتا ہے۔ یہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میں نے ہر قسم کی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے نشانات بھیجے۔

کسی فطرت کا انسان قیامت کے دن یہ نہیں کہہ سکے گا۔ کہ اس کی فطرت کے مطابق نشان نہیں بھیجا گیا تھا۔ مگر پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ اور باوجود اس انکار کے ہم نے انہیں فوراً نہیں پکڑا۔ بلکہ زبردست طاقت رکھنے والی ہستی کی طرح لمبے عرصہ تک موسیٰؑ کا انکار کرنے والوں کو مہلت دی۔ اور انہیں اصلاح کا موقعہ دیتے رہے۔ فرمایا ہم نے کمزور آدمی کی طرح انہیں نہیں پکڑا تھا بلکہ مضبوط ہستی کی طرح پکڑا۔ جو پہلے ایک عرصہ تک بہت نرمی اور مہلت سے کام لیتا ہے۔ مضبوط اور قوی انسان زیادہ تر نرمی ہی اختیار کرتا ہے۔ حتیٰ کہ طاقتور کا دوسرے پر رحم کرنا اور ڈھیل دینا جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے قبضہ قدرت میں تو سب کچھ ہے کوئی چیز اسکے اقتدار سے باہر نہیں۔ اسلئے فرماتا ہے ہم نے قوم فرعون کو بہت ڈھیل دی انہیں اصلاح کا موقعہ دیتے رہے لیکن جب انہوں نے مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو پھر ہم نے ان کو پکڑ لیا۔

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ أُولٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالفین کے متعلق فرماتا ہے۔

کیا ان کفار میں قوم فرعون سے زیادہ قوت و طاقت ہے۔ کہ یہ ہماری گرفت کے نیچے نہیں آ سکتے۔ جب فرعون کی قوم کو باوجود حکمران قوم ہونے کے مہلت دی۔ تو تم کون سے طاقتور ہو۔ کہ تم کو مہلت نہ دے۔ تمہیں بھی اس نے مہلت دے رکھی ہے۔ پھر کیا تم یہ سمجھتے ہو۔ کہ قانوناً تمہیں نہیں پکڑا جا سکتا یا خدا کی کتابوں میں وعدہ آیا ہوا ہے۔ کہ تمہیں نہیں پکڑے گا۔ عجیب بات ہے۔ اس زمانہ کے لوگوں کو نہ سوجھا۔ کہ ان کے لئے پہلی کتابوں میں وعدہ ہے۔ کہ انہیں کوئی گرفت نہیں ہوگی۔ مگر آج مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ وہ چونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں۔ اس لئے انہیں معاف کر دیا جائیگا۔ اور سیدھا جنت میں پہنچا دیگا۔ خواہ ان کی حالت کس قدر بدتر ہو۔ حالانکہ ان پر عذاب پر عذاب اور تباہی پر تباہی آرہی اور انہیں تباہ کر رہی ہے۔ کہ تمہارا یہ خیال غلط ہے۔

أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝

کیا یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم انتقام لینے والی جمعیتیں ہیں۔ عنقریب یہ لوگ شکست کھائیں گے۔ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

اس میں دو پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ ایسا دن آنے والا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے باہر چلے جائیں گے۔ اس وقت کفار اپنی فوجیں لیکر آپ پر چڑھ آئیں گے۔ دوسری پیشگوئی یہ کہ وہ شکست کھائیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس میں یہ پیشگوئی ہے۔ کہ آپ کو مکہ چھوڑنا پڑیگا۔ پھر آپ کے پاس جمعیت ہوگی کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کفار فوجیں لیکر چڑھائی کرینگے۔ فوجیں لے کر اسی پر چڑھائی کی جاتی ہے۔ جس کے پاس فوجیں اور لڑنے والے لوگ ہوں۔ افراد کے مقابلہ میں فوجیں نہیں جایا کرتیں۔ فوج فوج پر ہی چڑھائی کرتی ہے۔ اس لئے اس پیشگوئی میں کہ کفار فوج کی صورت میں رسول اللہؐ پر حملہ آور ہوں گے۔ یہ بھی پیشگوئی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی مکہ سے جانے کے بعد ایک جمعیت ہوگی۔

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ ۝

شروع دن سے ہی وہ ساعت جس میں کفار فوجیں لے کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونگے۔ اور اس میں رسول اللہؐ کو عزت اور کفار کو ذلت حاصل ہوگی۔ مقرر ہے۔ ان کو پہلے دن سے ہی بتایا گیا ہے۔ کہ وہ ساعت آنے والی ہے۔ جس میں یہ کفار رسول اللہؐ کے مقابلہ میں ذلیل ہو کر شکست کھائیں گے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عزت پائیں گے۔

أَدْهٰى۔ بہت مصیبت کی گھڑی۔

أَمَرُّ۔ تلخی والی۔ یا وہ تباہی جس کا کوئی علاج نہ ہو۔ یعنی خطرناک تباہی۔ یہ جنگ بدر کی پیشگوئی ہے۔

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَّسُعُرٍ ۝ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ۝

یقیناً مجرم گمراہی اور جلن میں ہوں گے جس دن کہ وہ آگ پر اپنے مونہوں کے بل گھسیٹے جائیں گے۔ اور انہیں کہا جائیگا۔ عذاب کا مزہ چکھو۔

اس میں واقعہ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ اس دن ایسا ہی ہوا۔ کہ جو کفار جنگ بدر میں مارے گئے تھے۔ ان کو گھسیٹ گھسیٹ کر گڑھے میں ڈالا گیا۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝

ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور نہیں ہے ہمارا امر مگر آنکھ کے جھپکنے کی طرح فوراً ہو جاتا ہے۔

اس آیت کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک بات جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ فوراً ہو جاتی ہے۔ اور اس میں کچھ وقت نہیں لگتا۔ بلکہ یہ عذاب کے آنے کے متعلق ہے۔ دیکھو بچہ خدا ہی پیدا کرتا ہے۔ مگر بچہ نو ماہ کے بعد ہی پیدا ہوتا ہے۔ پھر بہت سی چیزیں تو ایسی ہیں۔ جو ہزاروں سال کے بعد جاکر تیار ہوتی ہیں۔ حالانکہ وہ خدا کی بنائی ہوئی ہوتی ہیں مگر باوجود اس کے کہ خدا تعالےٰ کا یہ قانون جاری ہے۔ ہر نبی سے اس کے مخالف یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اگر تم سچے ہو۔ تو ہم فوراً ہلاک کیوں نہیں ہو جاتے۔ عجیب بات ہے۔ انبیاء کے مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کے قوانین کو بھلا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عذاب دینے میں اپنے قانون کے مطابق تاخیر کرتا ہے۔ ہاں جب عذاب آتا ہے۔ تو فوراً آجاتا ہے۔ جس طرح آنکھ تیزی سے جھپکی جاتی ہے۔ اسی طرح جب عذاب آنے لگتا ہے۔ تو جھٹ پٹ آجاتا ہے۔ اس وقت مہلت نہیں ملتی۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝

اور ضرور تم سے پہلے تمہارے جیسے لوگوں کو ہم نے ہلاک کیا۔ پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟ فرماتا ہے۔ تم کوئی نئے نبی کے منکر نہیں ہو۔ تمہارے جیسے منکر ہمیشہ تباہ ہوتے رہے ہیں۔ پھر تم کہاں بچ سکتے ہو۔ مگر وقت آلینے دو۔

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝

ہر بات جو انہوں نے کی۔ وہ کتابوں میں ہے۔ گویا پہلی کتابوں میں موجود ہے۔ جو کچھ منکرین نے انبیاء کے ساتھ کیا۔ اور جو ان کا انجام ہوا۔

وَكُلُّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝

ان کے چھوٹے اور بڑے سب اعتراضات درج ہیں۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

متقی خدا کے فضلوں کے سائے کے نیچے ہونگے۔ اور کشائش یا نور میں ہونگے۔ اور ایسی جگہ ہونگے۔ جہاں سے ہٹائے نہ جائیں گے۔ اور ایسے بادشاہ کے پاس

ہونگے۔ جو قادر ہے ہر چیز دینے پر۔
نَہَر کے معنے ہیں وسعت۔ اور نَہَر کے معنے روشنی اور نور کے بھی ہیں۔

سورۃ رحمان رکوع اوّل

مورخہ ۲۷ جون ۱۹۲۷ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

یہ سورۃ مکی ہے۔ اور اس میں سورۃ قمر کے نتائج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سورۃ قمر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ترقی اور عروج کا ذکر تھا۔ اس سورۃ میں عروج کے بعد کی حالت کو بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ اسلام کے عروج کے بعد زوال کا زمانہ آئیگا۔ اس زمانہ میں اسلام کی حالت نہایت نازک ہو جائے گی۔ مغربی ممالک کے لوگ دنیا پر غالب آجائیں گے۔ سفید رنگ کے لوگ مغرب سے مشرق کی طرف پھیل جائیں گے۔ اور مشرق پر قابض ہو جائیں گے۔ اس وقت انکی بھی اور مسلمانوں کی بھی حالت مذہبی لحاظ سے نہایت گری ہوئی ہوگی۔ یعنی اس وقت ایک قوم تو ایسی ہوگی۔ جو خدا کے فضلوں سے بالکل مایوس ہو جائیگی یعنی مسلمان خیال کریں گے۔ کہ اب ہمارے لئے ترقی کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں مغربی قومیں اپنی تمام ترقیات کو اپنی ہی کوششوں کی طرف منسوب کریں گی۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی منکر ہو جائیں گی۔ مغربی لوگ تو خدا کی صفت رحمانیت کے سرے سے ہی منکر ہو جائیں گے۔ مگر مسلمان بھی اس لحاظ سے رحمانیت سے منکر ہو جائیں گے۔ کہ اب خدا کسی سے کلام نہیں کرتا۔ وہ خیال کرینگے۔ کہ اس کی رحمانی صفت پیچھے رہ گئی ہے۔ اس زمانہ میں وہ صفت رحمانیت کے ماتحت کسی پر اپنا کلام نازل نہیں کریگا۔ گو مغربی ممالک کے لوگ تو قطعی طور پر اس سے انکار کریں گے۔ اور مسلمان ایک زمانہ کے لئے صفت رحمانیت کے منکر ہوگئے ہونگے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
اَلرَّحۡمٰنُ ۙ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ رحمان ہی ہے جس نے قرآن سکھایا۔

اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر رحمانی صفت کے ماتحت اپنا کلام نازل کرتا ہے۔ اور اسی صفت کے ماتحت قرآن کریم کو نازل کیا۔ بندے کا ذاتی حق نہیں۔ کہ خدا اُسے اپنا کلام عطا کرے۔ ذاتی حق وہ ہوتا ہے۔ جو خدمت کے بعد ہوتا ہے۔ لیکن جب ہدایت ہی کوئی نہیں تھی۔ تو انسان نے خدمت کیا کرنی تھی۔ ہدایت کے بعد خدمت ہو سکتی ہے۔ اور خدمت کے بعد ذاتی حق ہوتا ہے۔ پس انسان کا ذاتی حق نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے کلام نازل کرے۔ بلکہ وہ محض اپنی رحمانی صفت کے ماتحت اپنا کلام اُتارتا ہے۔ پس اگر خدا کا فضل نہ ہوتا۔ اس کی رحمانی صفت نہ ہوتی۔ تو قرآن کریم نازل نہ ہوتا۔ قرآن کریم محض اس کے فضل کے ماتحت نازل ہوا۔ اس کا نزول ہمارے کسی عمل کا نتیجہ نہیں۔ جس طرح جسمانی پیدائش کسی عمل کا نتیجہ نہیں۔ اسی طرح کلام الٰہی بھی کسی کے عمل کا نتیجہ نہیں۔ اور جس طرح جسمانی پیدائش کے لئے نطفہ ہوتا ہے۔ اسی طرح روحانی پیدائش کے لئے کلام الٰہی بمنزلہ نطفہ کے ہے۔

تو خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے ماتحت قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ اگر خدا کا فضل نہ ہوتا۔ تو کہاں نازل ہو سکتا تھا۔ کوئی بندہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ فلاں خدمت کے عوض میں قرآن مجید نازل ہوا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ کہ اس نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے قرآن کریم جیسا کلام نازل کیا۔ پھر رحمانیت تو اس کی ہر چیز کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ گھوڑوں کے ساتھ بھی بیلوں کے ساتھ بھی۔ دریاؤں پہاڑوں چرند پرند پر بھی اس کی رحمانیت کی تجلی ہو رہی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ شریعت کے لئے صرف انسان کو منتخب کیا۔ اور اس کے لئے کلام نازل کیا۔ اس کے متعلق فرماتا ہے۔
خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ۝ انسان کو ان قوتوں کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے جن کے باعث وہ شریعت سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔

انسان کو اللہ تعالےٰ نے وہ قویٰ عطا کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ اپنے کمالات دوسروں کی طرف منتقل کر سکتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ہم نے انسان کو بیان سکھایا۔ فلاسفر انسان کے لئے حیوان ناطق کا جملہ استعمال کرتے ہیں۔ مگر قرآن کریم نے اس کے لئے بیان رکھا ہے۔ بیان فلاسفروں کے لفظ ناطق کی نسبت زیادہ صحیح اور جامع لفظ ہے۔ اور اپنی بناوٹ کے لحاظ سے نطق کی نسبت زیادہ وضاحت رکھتا ہے۔ جانوروں میں بیان نہیں پایا جاتا۔ ان میں بیان کی قوت نہیں رکھی گئی۔ مگر انسان میں بیان کی قوت رکھی ہے۔ انسان خود سیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو سکھا سکتا ہے۔ اس لئے ایک انسان ایک بات کو لیتا ہے۔ اس کو واضح کرتا ہے۔ یہ طاقت کسی اور جانور میں نہیں۔ کوئی جانور ایسا نہیں۔ جو مخفی بات لے۔ اور پھر دنیا پر کھول کر رکھ دے۔ مگر انسان ایسا کرتا ہے۔ اس لئے اسی کے لئے الہام آسکتا تھا۔ اور اسی وجہ سے اس کے لئے شریعت نازل کی گئی۔

ادھر انسان کے اندر وہ ذاتی قابلیت رکھی۔ جس کی وجہ سے وہ علوم روحانیہ کو حاصل کرتا۔ اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ یہ اس کی ذاتی قابلیت بتاتی ہے۔ کہ اس کی زندگی کسی بڑے مقصد کے لئے ہے۔ مگر عجیب بات ہے۔ کہ یورپ کے لوگ ارتقاء کے تو قائل ہیں۔ گو وہ جس ارتقاء کے قائل ہیں۔ اس کے ہم قائل نہیں۔ مگر ایک قسم کا ارتقاء قرآن کریم بھی بتاتا ہے۔ بہرحال یورپ ارتقاء کا قائل ہے۔ مگر وہ اس بات کا قائل نہیں۔ کہ یہ ارتقاء ایک بڑے مقصد کیلئے ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ جانور سے ترقی کرکے انسان بنا۔ اس پر ہمارا سوال ہے۔ کہ انسان تک جانوروں نے ترقی کرلی۔ پھر آگے کیوں اس کی ترقی بند ہو گئی۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اس کا یہاں تک ترقی کر جانا اور مکمل ہو جانا بتاتا ہے۔ کہ کوئی اور ہستی ہے۔ جس نے ان کمالات تک اسے پہنچایا ہے۔ جیسے عمارت بنانے والا عمارت کی تکمیل پر پہنچکر اسے چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس طرح عمارت جب اپنی تکمیل کو پہنچ جاتی ہے۔ تو اس کا بنانے والا اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح انسان کا ایک حد تک ترقی کرکے رُک جانا بتاتا ہے۔ کہ کوئی اور ہستی ہے جس نے اس کو یہاں تک پہنچایا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے انسان کو دماغی طاقتیں دیکر پیدا کیا۔ بیان دماغی کمالات کو کہتے ہیں یعنے اس کے اندر ایسی قابلیت رکھی ہے۔ کہ روحانی طور پر اعلےٰ کمالات حاصل کر سکتا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا اس کو ایسی قابلیتیں دے کر پھر اُسے یونہی چھوڑ دیا گیا۔ اور اس کی زندگی کا کوئی اعلےٰ مقصد نہیں ہے۔ لوگ کہتے ہیں

کہ دماغ جسم کی ترقی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مگر کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ اعلےٰ چیز ادنےٰ کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ اصل مقصود دماغ کی ترقی تھی۔ اور جسم اس کی ترقی کے لئے پیدا کیا گیا۔ کیونکہ جسم ادنےٰ چیز ہے۔ اور ادنےٰ چیز اعلےٰ کے لئے تیار کی جاتی ہے نہ کہ اعلےٰ چیز ادنےٰ کی خاطر بنائی جاتی ہے۔ پس کوئی عقل نہیں تسلیم کر سکتی۔ کہ ادنےٰ چیز جسم کے لئے دماغ پیدا کیا گیا۔ تو فرمایا ادھر انسان میں ذاتی قابلیت رکھی گئی۔ جو بتاتی ہے۔ کہ انسان کا بہت بڑا مقصد ہے۔ ادھر اس کے لئے سورج اور چاند بنایا۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ سورج اور چاند ایک قانون کے ماتحت چل رہے ہیں۔ اسی طرح بوٹیاں اور درخت بھی قانون کے ماتحت چل رہے ہیں۔ یعنی علم نباتات بھی ایک قانون کے ماتحت ہے۔

وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ پھر چاند سورج تک ہی نہیں رکھا۔ ان کے اوپر آسمان ہے۔ جو خاص قانون کے ماتحت ہے۔ اس میں ہزاروں ہزار ستارے ہیں۔ ان سب کے لئے قانون بنایا ہے۔ جس کے ماتحت کام کرتے ہیں ستارے بھی ایک خاص قانون کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ وہ ہزاروں قسم کی تاثیرات دنیا پر ڈال رہے ہیں۔ وہ انسانوں پر بھی اور نباتات پر بھی اثر ڈال رہے ہیں۔ اور سب ایک قانون کے نیچے اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ ذرہ بھی اس قانون میں تغیر آجائے۔ تو تمام دنیا میں گڑ بڑ پڑ جائے۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ اور نہ زیادتی کرو۔ خدا کے قانون میں۔ اور وزن وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ کو قائم کرو انصاف سے۔ اور خدا کے میزان وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ میں کمی نہ کرو۔ یعنی عقل سے ان باتوں کو سوچو۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہر چیز جو تمہارے سامنے آتی ہے۔ وہ جب ایک قانون کے ماتحت ہے۔ تو تم کیونکر خیال کر سکتے ہو۔ کہ تم کسی قانون کے ماتحت نہیں۔ کسی چیز کو خدا نے اپنے قانون سے باہر نہیں چھوڑا۔ پھر کیا انسانوں کے لئے کوئی قانون نہیں بنایا۔

وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ اور زمین کو بنایا مخلوق کے لئے۔ یعنی اُسے ایسی طرز پر بنایا۔ کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝ زمین میں میوے اور کھجوریں ہیں خوشوں والی۔ یا پردوں والی۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ اور غلہ بھوسے والا اور پھول خوشبو والے۔

فرماتا ہے۔ دیکھو جسمانی طور پر تمہارے جسموں کی پرورش کے لئے ہم نے کس قدر سامان پیدا کئے ہیں۔ پھر کیا تمہاری روحانی ترقی کے لئے کوئی سامان نہیں پیدا کیا۔

ان آیات میں خدا تعالےٰ نے کیا ہی عجیب ترتیب رکھی ہے۔ پہلے بلندی کی طرف اشارہ کیا۔ کہ ان اشیاء کو دیکھو۔ اور ان سے سبق حاصل کرو۔ پھر زمین کی طرف متوجہ کیا۔ پھر زمین سے جو کچھ اُگتا ہے۔ اس کا ذکر کیا۔

اس میں پہلے اناج کا ذکر کیا جس سے انسان کے جسم کی پرورش ہوتی ہے پھر خوشبو کو لیا۔ جس سے جسم سے زیادہ اعلےٰ چیز دماغ نشوونما اور مسرت حاصل کرتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اے مشرق و مغرب کے لوگو تم دونوں خدا کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کرو گے۔ کیا تم انکار کر سکتے ہو۔ کہ تمہارے

روحانی اجسام کے لئے کوئی سامان نہیں کیا۔ اے مشرق کے لوگو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ خدا تمہیں چھوڑ دیگا۔ اور تم پر رحم نہ کرے گا۔ اور اے مغرب کے لوگو کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تمہارے لئے خدا نے کوئی قانون نہیں بنایا۔ اور تم اس کے قانون کے ماتحت نہیں ہو۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ۝ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ایک انسان ہم نے ایسے پیدا کئے ہیں۔ جو گندمی رنگ کے ہیں۔ اور ایک اور لوگ پیدا کئے۔ جو بھبوکے سفید رنگ کے ہیں۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ اے گندمی رنگ کے لوگو کیا تم خدا کی رحمت سے ناامید ہو گئے ہو۔ اور اس کی رحمت کا انکار کرتے ہو۔ تم سوچو تو سہی کہ تم خدا کی کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے۔ اور اے سفید رنگ کے لوگو یعنی مغربی لوگو تم بھی اللہ تعالےٰ کی کونسی نعمتوں کا انکار کرو گے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ دو سمندر جاری کئے گئے ہیں۔ جو آپس میں مل جائیں گے۔ یہ دو سمندر ہیں ترقی کے۔ ایک جسمانی ترقیات کا سمندر ہے۔ اور ایک روحانی ترقیات کا۔ یہ دونوں سمندر کسی دن مل جانے والے ہیں۔ یعنی روحانی اور جسمانی ترقیات دونوں ایک جگہ اکٹھی ہو جائیں گی۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ۝ ان دونوں کے درمیان ایک برزخ ہے۔ اسلئے ایک دوسرے سے مل نہیں سکتے۔ یعنی مشرق و مغرب کے لوگ اپنی اپنی جگہ ترقی کریں گے۔ ایک روحانی کمالات میں ترقی کر جائے گا۔ اور ایک جسمانی کمالات میں۔ پھر دونوں مل جائیں گے۔ ظاہری سمندر بھی دو ہیں۔ ایک بحیرہ احمر اور دوسرا بحیرہ روم ان دونوں کے درمیان نہر سویز ہے۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ بحیرہ احمر سے مرجان اور بحیرہ روم سے قیمتی موتی نکلتے ہیں۔ ایک سے مونگا نکلتا ہے اور دوسرے سے موتی نکلتے ہیں۔ پس تم خدا کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ اور اس کے لئے سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے جہاز ہیں۔ یعنی ایک زمانہ آئیگا۔ کہ نہر سویز بنائی جائیگی اس میں پہاڑوں کی طرح جہاز کھڑے نظر آئیں گے۔ چنانچہ آج جا کر دیکھو۔ یہی نظارہ نظر آتا ہے۔ یہ سویز کا علاقہ ہے۔ جس کی وجہ سے پہلے زمانہ میں مشرق و مغرب نہیں مل سکتے تھے۔ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حضرت عمرو بن عاص نے تجویز بھی پیش کی تھی۔ کہ یہاں نہر نکالی جائے۔ مگر انہوں نے اس کی اجازت نہ دی۔ اس خیال سے کہ رومی لوگ اس طرف سے بار بار حملہ کر کے مسلمانوں کو تنگ کرتے رہیں گے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کا بھی منشاء تھا۔ کہ آخری زمانہ میں ہی یہ بات پوری ہو۔ اور مشرق و مغرب کو ملایا جائے۔ کئی دفعہ لوگوں نے سویز نکالنے کی کوشش کی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا اس وقت منشاء نہیں تھا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہی آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ کہ مشرق و مغرب کے لوگوں کو ملا دیا جائے۔ پس آج قرآن کی یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اسلئے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ جن و انس کو ملانا چاہتا ہے۔ یعنی دنیا و دین کو اکٹھا کرنا چاہتا ہے۔ اس زمانہ کیلئے اسکا یہی منشاء ہے۔ کہ دنیاوی ترقیات اور دینی ترقیات دونو کو ایک جگہ اکٹھا کر دے۔

جن سے مراد اُمراء بھی ہیں۔ اور مخفی کیڑے بھی ہیں۔ جن کے دوسرے معنوں سے جو مخفی چیز کے معنی ہیں میں انکار نہیں کرتا۔ مگر یہاں مراد مغربی ممالک کے لوگ ہیں۔ جو مشرق والوں سے بالکل پوشیدہ تھے۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پس تم خدا کی کس کس نعمت کا انکار کرو گے۔